

## مذہب شیعہ کی پیدائش ، آغاز اور اس کی کیفیت

<"xml encoding="UTF-8?>

تاریخی اعتبار سے مذہب شیعہ کے ماننے والے کو سب سے پہلے حضرت علی(ع) کا شیعہ یا پیرو کار کہا گیا ہے۔ مذہب شیعہ کی پیدائش یا آغاز کا زمانہ وہ زمانہ ہے جب پیغمبر اکرم (ص) اس دنیا میں موجود تھے ۔ پیغمبر اکرم کی ولادت سے لے کر ۲۳ سالہ زمانہ بعثت تک اور تحریک اسلام کی ترقی کے دوران بہت سے ایسے اسباب و واقعات رونما ہوئے جن کے نتیجے میں خود رسول خدا (ص) کے اصحاب میں ایک ایسی جماعت کا پیدا ہونا ناگزیر اور لازمی ہو گیا تھا ۔ مندرجہ ذیل امور اس امر کی توثیق کرتے ہیں [1]

(۱) رسول خدا کو اپنی بعثت کے اوائل میں ہی قرآن مجید کی آیت کے مطابق حکم ملا کہ اپنے خویش و اقارب کو اپنے دین کی طرف بلائیں ۔ لہذا آپ نے واضح طور پر ان لوگوں سے فرمایا کہ جو شخص تم میں سب سے پہلے میری دعوت کو قبول کرے گا وہی میرا وصی ، وزیر اور رجاشین ہوگا ۔ حضرت علی(ع) نے سب سے پہلے اسلام قبول کیا اور پیغمبر اکرم (ص) نے بھی ان کے ایمان کو تسلیم کرلیا اور اپنے وعدہ کو پورا کیا ۔

فطری طور پریہ بات محال ہے کہ ایک تحریک کا قائد اور رہبر اپنی تحریک کے آغاز میں اپنے قرابت داروں اور دوستوں میں سے ایک شخص کو اپنے وزیر ، جانشین یا نائب کے طور پر دوسروں کے سامنے پیش کرے لیکن اپنے فدакار اور جان نثار اصحاب اور دوستوں سے اس کا تعارف نہ کرائے یا اسکی صرف وزارت اور جانشینی کو خود بھی قبول کرے اور دوسروں سے بھی قبول کرائے لیکن اپنی دعوت اور تحریک کے پورے عرصے میں اس کو وزارت اور جانشینی کے فرائض سے معزول رکھے اور اسکی جانشینی کو نظر انداز کرتے ہوئے اس کے اور دوسروں کے درمیان کوئی فرق روانہ رکھے ۔

(۲) پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کئی مستفیض اور متواتر روایات جو شیعہ اور سنی دونوں ذرائع سے ہم تک پہنچی ہیں، کے ذریعے واضح طور پر فرمایا ہے کہ حضرت علی علیہ السلام اپنے قول و فعل میں خطا اور گناہ سے پاک ہیں ، وہ جو کچھ بھی کہتے ہیں یا جو کام بھی انجام دیتے ہیں وہ دین اسلام کی دعوت و تبلیغ کے ساتھ مطابقت رکھتا ہے نیز وہ اسلامی معارف کے بارے میں سب سے زیادہ جانتے ہیں ۔

(۳) حضرت علی علیہ السلام نے بہت گران بہا خدمات انجام دیں اور بے اندازہ فدکاریاں کیں مثلاً هجرت کی رات دشمنوں کے نرغے میں پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے بستر مبارک پر سوئے۔ بدر ، احد ، خندق اور خیبر کی جنگوں میں اسلام کو حاصل ہونے والی فتوحات آپ ہی کے ایثار کا نتیجہ تھیں اگر ان میں سے ایک معرکے میں بھی علی علیہ السلام موجود نہ ہوتے تو دشمنان حق کے ہاتھوں اسلام اور اہل اسلام کی بیخ کنی ہو جاتی ۔ [2]

(۴) غدیر خم کا واقعہ جس میں پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام کو اپنے جانشین کے طور پر مسلمانوں کے سامنے پیش کیا اور ان کو اپنا وصی بنایا۔ [۳]

ظاہر ہے کہ ان خصوصی امتیازات اور فضائل [۴] کے علاوہ جو سب افراد کے لئے قابل قبول تھے حضرت علی علیہ السلام کے ساتھ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بے اندازہ محبت [۵] نے فطری طور پر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک بڑی تعداد کو ان کی فضیلت اور حقیقت کا شفیقت بنادیا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ انہوں نے حضرت علی علیہ السلام کو منتخب کیا اور ان کے گرد جمع ہو گئے اور ان کی پیروی اور اطاعت شروع کر دی یہاں تک کہ بعض لوگوں نے اس پسندیدگی کی وجہ سے آپ سے حسدبھی کرنا شروع کر دیا اور آپ کے دشمن ہو گئے۔

ان سب کے علاوہ شیعہ علی (ع) اور شیعہ اہل بیت (ع) کا لفظ پیغمبر اکرم (ص) کی احادیث میں بہت زیادہ نظر آتا ہے۔

## حوالہ :

۱. تاریخ طبری ج/۲ ص/۶۳ ، تاریخ ابو الفداء ج/۱ ص/۱۱۶ ، البدایہ و النہایہ ج/۳ ص/۳۹ ، غایۃ المرام ص/۳۲۰

## ۲. مختلف تواریخ اور جامع کتب احادیث

۳. حدیث غدیر خم شیعہ اور اہلسنت کے درمیان مسلمہ احادیث میں سے ہے اور ایک سو سے زیادہ اصحاب نے اسناد اور مختلف عبارات کے ساتھ اس کو نقل کیا ہے اور عام و خاص کتابوں میں لکھی ہوئی ہے۔ تفصیل کے لئے دیکھئے کتاب غایۃ المرام ص/۷۹ اور طبقات جلد غدیر اور کتاب الغدیر

۴. تاریخ یعقوبی طبع نجف ج/۲ ص/۱۳۷-۱۳۰ ، تاریخ ابو الفداء ج/۱ ص/۱۵۶ ، صحیح بخاری ج/۳ ص/۱۰۷ ، مروج الذبیب ج/۲ ص/۲۳۷ ، تاریخ ابن الحدید ج/۱ ص/۱۲۷-۱۶۱۔

۵. صحیح مسلم ج/۱۵ ص/۱۷۶ ، صحیح بخاری ج/۲ ص/۲۰۷ ، مروج الذبیب ج/۲ ص/۲۳۷-۲۳۷ ، تاریخ ابو الفداء ج/۱ ص/۱۲۷-۱۸۱۔